Jan 10, 1985
Edited & OK
B. [signature]

ظلم جب اپنی انتہا کو چھونے لگتا ہے تو مظلوم کی آہ و بکا اپنے مالکِ حقیقی کے حضور فریاد بن جاتی ہے۔ مصر میں ظلم و بربریت کا جو گھناؤنا اور ہولناک کھیل کھیلا جا رہا تھا وہ بنی اسرائیل کو زندہ درگور کر دینے کیلئے کافی تھا۔

فرعون اپنی طاقت کے نشے میں اسقدر مدہوش اور چور ہو چکا تھا کہ اُسے حق و باطل کی قطعی پہچان نہ رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ عبرانیوں کیلئے زندہ رہنے کے سارے دروازے بند کرتا جا رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اُن کا نام و نشان ہمیشہ ہمیشہ کیلئے صفحۂ ہستی سے مِٹ جائے۔

درحقیقت یہ مقابلہ جو غلام نسل بنی اسرائیل اور اُن کے ظالم حکمرانوں کے درمیان ہو رہا تھا محض عام کشمکش نہ تھا اور نہ ہی یہ محض حضرت موسیٰ اور فرعون کے درمیان کوئی عام جھگڑا تھا بلکہ اِس کے برعکس یہ فساد یہوواہ یعنی خدائے قادر اور مصری دیوتاؤں کے درمیان تھا۔ اِن آفات میں سے ہر وبا مصر کا قدرتی وبال یعنی عذاب تھی۔ لیکن کئی ایسے پہلو ہیں جن سے اُن کی معجزانہ خصوصیت نمایاں ہے۔ یعنی اُن کی شدت، تیزی سے پے در پے اُن کی تعداد کا بڑھنا، حضرت موسیٰ کے حکم سے اُن کا آنا اور جانا، بنی اسرائیل کا سوائے پہلے تین کے اُن سے محفوظ رہنا اور آخر کار اُن میں سے تقریباً ہر ایک آفت مصری بُت پرستی کے خلاف ایک بھرپور وار ثابت ہوئی۔ سامعین! یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ روئے زمین پر اُس وقت صرف ایک ہی نسل تھی جو خدا کی توحید اور روحانیت کو تھامے ہوئے تھی اور وہ غلام ہونے کی وجہ سے اپنا ایمان اور قومی شناخت دونوں کھو دینے کے خطرے سے دوچار تھی۔ ان حقائق کے علاوہ تعداد، دولت، ثقافت اور قوت ایک کی نسبت سو گنا اُن کے خلاف تھیں۔ ایسی حالت میں ایک ایسے سبق کی ضرورت تھی جسے کبھی فراموش نہ کیا جا سکے اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ یہ سبق کبھی فراموش نہ ہوا۔

مصر کے بُت یا تو بوسیدہ ہو کر خاک میں مل گئے یا آثارِ قدیمہ کے شائقین کے عجائب خانوں کی زینت بن گئے مگر اِس کے برعکس تمام مہذب دُنیا اسرائیل کے خدا کی پرستش کرتی ہے اِس موقعے پر جو نشانات اور معجزات مصر میں ظاہر ہوئے اُن کا بیان بائیبل مقدس میں عبرانی ادب کا عظیم حصہ بن گیا۔ یہ قومی شعور پر اِس طرح نقش ہوئے کہ وہ سب سے مؤثر قوتوں میں سے ایک قوت بن کر اُبھرے۔ جس کی مدد سے بنی اسرائیل اپنے آبائی ایمان کے چوکھٹے میں رہ کر ہر شخص کو اپنے گلے لگا لینے والی ارباب پرستی یعنی کثرت پرستی سے محفوظ رہے۔

بائبل مقدس میں خروج ۱۱ باب اُسکی ۴ سے ۷ آئیت میں لکھا ہے ۔ "اور موسیٰ نے کہا کہ
خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں آدھی رات کو نکل کر مصر کے بیچ میں جاؤنگا اور ملک مصر کے
سب پہلوٹھے فرعون جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کے پہلوٹھے سے لیکر وہ لونڈی جو چکی پیستی ہے اُس
کے پہلوٹھے تک اور سب چوپایوں کے پہلوٹھے مر جائیں گے اور سارے مُلک مصر میں ایسا بڑا ماتم
ہوگا جیسا نہ کبھی پہلے ہوا اور نہ پھر کبھی ہوگا ۔ لیکن اسرائیلیوں میں سے کسی پر خواہ انسان ہو خواہ
حیوان ایک کتا بھی نہیں بھونکیگا تاکہ تم جان لو کہ خداوند مصریوں اور اسرائیلیوں میں کیسا
فرق کرتا ہے ۔"

فرعون اور اُس کے پیروکاروں پر آخری ضرب، ضرب کاری ثابت ہوئی
جیسا کہ ابھی آپ نے کلام پاک سے سُنا کہ موت کے فرشتے نے مصر کے ہر دروازے
پر، کیا محل، کیا جھونپڑی، دستک دی اور ہر پہلوٹھا موت کے گھاٹ اُتر گیا ۔
لیکن وہ ٹوٹی پھوٹی رہائش گاہیں جہاں عبرانی رہتے تھے سب کی سب محفوظ رہیں
اُنہوں نے خدا کی فرمانبرداری میں عید فسح کی بُنیاد ڈالی ۔ برہ ذبح کیا گیا اور
اُس کا خون عبرانی ایمان کے نشان کے طور پر دروازوں کی چوکھٹوں پر چھڑکا گیا ۔
اور وہ پُراسرار قاصد اُن گھروں کے پاس سے بغیر نقصان پہنچائے گزر گیا جن میں
عید فسح منائی جا رہی تھی ۔ مصر سے ایک بلند آہ و پکار اٹھی بیڑیاں ٹوٹ گئیں اور
بنی اسرائیل مصر سے آزادی کی راہ پر دھکیل دیئے گئے آخری مرتبہ ایک بار پھر فرعون
کا دل سخت ہو گیا ۔ اُس نے اُن کا پیچھا کیا ۔ بنی اسرائیل پہاڑوں کے ایک درے کے پھندے
میں پھنس گئے اُن کے بالکل آگے ۔ بحرہ قلزم تھا لیکن بحرہ قلزم دو حصوں میں تقسیم
ہو گیا اسرائیلی اُس میں سے گزر کر بچ گئے ۔ مصریوں نے اُن کا پیچھا کیا اور سمندر
میں غرق ہو گئے ۔

بائبل مقدس میں خروج ۱۴ باب 26 سے 30 آئیت تک لکھا ہے ۔ "اور خداوند نے
موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھا تاکہ پانی مصریوں اور اُن کے
رتھوں اور سواروں پر پھر بہنے لگے اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر
بڑھایا اور صبح ہوتے ہوتے سمندر پھر اپنی اصلی قوت پر آگیا اور مصری
الٹے بھاگنے لگے اور خداوند نے سمندر کے بیچ ہی میں مصریوں کو تہ و بالا
کر دیا اور پانی پلٹ کر آیا اور اُس نے رتھوں اور سواروں اور فرعون
کے سارے لشکر کو جو اسرائیلیوں کا پیچھا کرتا ہوا سمندر میں گیا تھا

غرق کر دیا اور ایک بھی اُن میں سے باقی نہ چھوٹا۔ پر بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور پانی اُن کے دہنے اور بائیں ہاتھ دیوار کی طرح رہا۔"

سو خداوند نے اُس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے اِس طرح بچایا اور اسرائیلیوں نے مصریوں کو سمندر کے کنارے مرے پڑے ہوئے دیکھا۔

یوں ایک بُت پرست، جابر، سفاک، ظالم اور جابرانہ حکمران کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہوگیا۔ اور پھر ایک ایسی صبح اُمید کا سورج طلوع ہوا جس کی شعاعوں سے احکاماتِ الہیٰ، ذاتِ الہیٰ اور تعلیمات الہیٰ کی پاک اور شفاف کرنیں پھوٹ نکلیں۔

طوفان اپنی تمام حشر سامانیوں کے ساتھ گزر چکا تھا۔ غلامی کی سب زنجیریں ٹوٹ چکی تھیں۔
سِسکیاں اور آہیں ختم ہو چکی تھیں۔
فرعون کا ظلم دم توڑ چکا تھا۔ ایک انجانا خوف اور گھٹن کے بادل چھٹ چکے تھے۔ ننگی کمر پر کوڑے لگنے کی آواز رہائی کے گیت کی آواز میں دب چکی تھی۔
لیکن ہوا کے دوش پہ ایک آواز ایسی تھی جو یادِ رفتہ کی طرح اکثر اُن کے کانوں میں سنائی دیتی تھی۔

≠ گیت

SONG-NO 41 "نئے صیحوُنی گیت"

ے پھر سے عزیزو مصر کو نہ جانا

اُس میں پڑا کیے ابدی ویرانہ

ابھی آپ نے سُنا کہ کس طرح غلامی کی زنجیریں ٹوٹ کر بنی اسرائیل کے لئے
آزادی کا خوبصورت ہار بن گئیں۔ کس طرح خدائے بزرگ و برتر نے اپنی
قدرت کے عجائب دکھا کر اپنی قوم بنی اسرائیل کو موسیٰ کی راہنمائی میں ایک نئی منزل
کا راستہ دکھایا۔ آزادی کی طویل جدوجہد نے انہیں جینے کا ایک نیا حوصلہ دیا۔
ایک قوم کی شکل میں پھلنے پھولنے اور متحد ہونے کا بیش قیمت موقع فراہم کیا۔
ہم اپنے اگلے پروگرام میں یعقوبؑ اور اُسکی نسل کی مصر میں آمد کا حال بیان کریں گے
ہمیں امید ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ
اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الہٰی میں
انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن
میں رکھتے ہوئے آپ سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت
بھولیئے گا۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلام الہٰی کے
گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا
چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 29 طلب کریں۔

پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام
کے آخر میں کریں گے۔

یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے
میں مل جائے گا۔

پروگرام کا وقت ختم ہوا
اب اجازت دیجیئے

خدا حافظ